10995 ـ نماز میں سورۃ فاتحہ کی قرآت

سوال

میرا سوال امام کے پیچھے صحیح طریقہ پر نماز ادا کرنے کے متعلق ہے اور بالتحدید سورۃ فاتحہ کے متعلق:

1 ـ کیا امام کی جہری قرآت کے وقت ہم پر فرضی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں پست آواز کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھنی واجب ہے ؟

2 ـ کیا ہم پر امام کے پیچھے تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ پڑھنی واجب ہے، یعنی جن رکعتوں میں امام سری قرآت کرتا ہے ؟

یہ سوال اس لیے پیدا ہو کہ ہمارے محلہ کی جماعت اپنی نماز کا طریقہ صحیح کرنا چاہتی ہے، اور اہل محلہ اس سلسلہ میں دو قسم کی رائے رکھتے ہیں:

پہلی رائے یہ ہے کہ: جب امام نماز پڑھا رہا ہے ہو تو ہمیں صرف سننا چاہیے چاہے وہ (پہلی اور دوسری رکعت میں) جہری قرآت کرے یا پھر (تیسری اور چوتھی رکعت میں) سری قرآت کر رہا ہو.

لیکن دوسری رائے کے لوگ کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی، چاہے امام جہری قرآت کرے یا سری.

آپ سے میری گزارش ہے کہ اس بارہ میں بیان کریں کہ صحیح کیا ہے، اور اس کے جتنے بھی زیادہ دلائل ہوں دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز میں سورۃ فاتحہ کی قرآت نماز کے ارکان میں سے ایك رکن ہے، چاہے نمازی امام ہو یا مقتدی، یا منفرد؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے فاتحہ الکتاب نہ پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (714).

لیکن امام کے پیچھے جہری نمازوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے متعلق علماء کرام کے دو قول ہیں:

پہلا قول:

سورۃ فاتحہ پڑھنی واجب ہے، اس کی دلیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے:

" جو شخص فاتحۃ الکتاب نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں "

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط طریقہ سے نماز ادا کرنے والے صحابی کو نماز سکھائی تو اسے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا تھا.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کی قرآت فرمایا کرتے تھے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی " فتح الباری " میں کہتے ہیں:

" مقتدی کے لیے جھری نمازوں میں بغیر کسی قید کے سورۃ فاتحہ پڑھنے کی اجازت ثابت ہے، یہ ان احادیث میں ہے جو امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے جزء القرآۃ میں اور ترمذی، ابن حبان وغیرہ نے درج ذیل حدیث روایت کی ہے:

عن مكحول عن محمود بن الربيع عن عبادة:

مکحول محود بن ربیع سے بیان کرتے ہیں وہ عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ:

فجر کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآت بوجھل ہو گئی اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

لگتا ہے آپ اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو ؟

تو ہم نے جواب دیا: جی ہاں.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

سورۃ فاتحہ کے علاوہ ایسا نہ کیا کرو، کیونکہ جو اسے (سورۃ فاتحہ) نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی " اھـ

دوسرا قول:

امام کی قرآت مقتدی کے لیے ہے: اس کی دلیل فرمان باری تعالی ہے:

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش رہو، تا کہ تم پر رحم کیا جائے الاعراف (204).

حافظ ابن حجر کہتے ہیں:

جھری نماز میں سورۃ فاتحہ ساقط کرنے والوں نے اس حدیث " اور جب وہ قرآت کرے تو تم خاموش رہو " سے استدلال کیا ہے جیسا کہ مالکی.

یہ حدیث صحیح ہے جسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

جو سورۃ فاتحہ کے وجوب کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ امام جب سورۃ فاتحہ سے فارغ ہو جائے تو کسی دوسری سورۃ کے شروع کرنے سے قبل مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھ لے، یا پھر سکتوں کے درمیان پڑھی جائے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جب امام پڑھے تو خاموشی اختیار کی جائے اور جب امام خاموش ہو تو مقتدی پڑھے " اھـ

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

امام کے سکتوں سے مراد یہ ہے کہ جو سکتے اور خاموشی سورۃ فاتحہ کی آیات کے درمیان اختیار کی جاتی ہے، یا پھر سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد سکتہ ہوتا ہے، اس کے بعد والی سورۃ کے بعد، اور اگر امام خاموش نہیں ہوتا تو علماء کرام کا صحیح قول یہ ہے کہ: مقتدی پر سورۃ فاتحہ پھر بھی پڑھنی واجب ہے، چاہے امام کی قرآت کے دوران ہی پڑھے.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (11 / 221).

مستقل فتوی کمیٹی سے اسی طرح کا سوال کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

" اہل علم کے اقوال میں سے صحیح قول یہی ہے کہ نماز میں امام، مقتدی اور منفرد پر جھری اور سری نمازوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنی واجب ہے، کیونکہ اس کے دلائل صحیح ہیں، اور یہ فرمان باری تعالی:

اور جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے .

یہ عام ہے، اور اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

" اور جب وہ قرآن پڑھے تو خاموش رہو "

یہ بھی سورۃ فاتحہ وغیرہ میں عام ہے، جسے درج ذیل حدیث مخصوص کرتی ہے:

" جس نے فاتحۃ الكتاب نہ پڑھی اس كی نماز ہی نہيں "

ثابت شدہ دلائل ميں جمع كرتے ہوئے.

اور درج ذيل حديث:

" جس كا امام ہو تو امام كی قرآت اس كے ليے قرآت ہے "

يہ حديث ضعيف ہے، اور يہ قول بھی صحيح نہيں كہ: امام كی سورۃ فاتحہ كی قرآت كے بعد مقتديوں كا آمين كہنا سورۃ فاتحہ كے قائم مقام ہے، اس سلسلہ ميں علماء كرام كے اختلاف كو آپس ميں بغض و عناد اور تفرقہ و عليحدگی كا باعث بنانا صحيح نہيں، بلكہ آپ كو مزيد علم كی تحصيل اور اس پر اطلاع كی ضرورت ہے.

اور جب كوئی شخص كسی امام كی تقليد كرتا جو جھری نمازوں ميں مقتدی كے ليے سورۃ فاتحہ كے وجوب كا قائل ہو، اور كچھ دوسرے لوگ كسی ايسے امام كی تقليد كرتے ہيں كہ مقتدی كے ليے جھری نمازوں ميں خاموش رہنا واجب ہے، اور اس كے ليے امام كی سورۃ فاتحہ كی قرآت ہی كافی ہے، تو اس ميں كوئی حرج نہيں، اور اس كی كوئی ضرورت نہيں كہ ايك دوسرے سے دشمنی ركھيں، اور اس بنا پر بغض و عناد پيدا كريں.

جيسا كہ معلوم ہو چكا كہ سورۃ فاتحہ كے بغير نماز نہيں ہوتی تو اس ميں علماء كرام كے اختلاف كے بارہ ميں اپنا سينہ وسيع ركھيں، اور اپنے ذہن كو وسيع ركھيں، اور آپ اللہ تعالی سے حق ميں اختلاف سے ہدايت كی دعا كرتے رہيں، يقينا اللہ تعالی سننے والا اور قبول كرنے والا ہے.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ عليہ وسلم پر اپنی رحمتيں نازل فرمائيں.

واللہ اعلم .